هَل يَستَوِی الَّذِینَ یَعلَمُونَ وَالَّذِینَ لاَ یَعلَمُونَ۔

سالا

علمیات

اسلامی و سماجی علوم کا تحقیقی مجلہ

جلد۶. شمارہ ۶

جمادی الاول ۱۴۴۰ھ/جنوری ۲۰۱۹ء

Abstracted & Indexed By: IRI

pISSN 2519-6480
eISSN 2663-5828

Probe and Find Forum, Lahore

عَلَّمَ الإِنسَانَ مَا لَم يَعلَم

پروب اینڈ فائنڈ فورم ، لاہور۔ پاکستان۔

علمیات

جلد۶ شمارہ۶ اِشاعت : جمادی الاول۱۴۴۰ھ/جنوری ۲۰۱۹ء

ناشر : پروب اینڈ فائنڈ فورم

خواب سرائے، C-5 شیخ زاید اسلامک سنٹر،

جامعہ پنجاب، لاہور۔

فون آفس : +۲۴۲۹-۱۶۱۳۵۹۵۳

اِی میل : epistemology.journal@gmail.com

ویب سائٹ : www.epistemology.pk

ترتیب و کمپوزنگ : عظیم سرور

مطبع : گرافک ڈائمنشن، 15 رائل پارک، لاہور۔

تعداد : ۲۰۰

قیمت : پاکستان۳۵۰روپے؛ بیرون ملک ۳۰ڈالر

اِدارہ کا مقالہ نگار حضرات کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

مجلہ میں اشاعتِ تحریر کے ضوابط

أ. مجلہ علمیات میں مناظرانہ، فرقہ وارانہ اور مسلکیت پر مبنی موضوعات تحریروں کو جگہ نہیں دی جاتی۔ اسی طرح وہ مقالہ جات جن کا اسلوب تعصب اور مسلکیت پر مبنی ہو گا اس کو شایع نہیں کیا جائے گا۔

ب. ان مقالہ جات کو ترجیح حاصل ہو گی جن میں علومِ اسلامیہ کے قدیم و جدید موضوعات پر نتائج تحقیق پیش کیے گئے ہوں۔علوم القرآن ، علوم الحدیث ، علوم الفقہ، اسلامی تاریخ ، مطالعۂ ادیان، اسلامی، عمرانی وسماجی علوم اور ان سے متعلق دیگر علوم پر مقالہ جات کو قابل اشاعت قرار دیا جائے گا۔

ج. امت مسلمہ کے مسلّمات، متواترات اور اجماعی و اتفاقی مواقف کے خلاف کوئی مضمون قبول نہیں کیا جائے گا۔

د. مقالہ جات کے مواد و متن ، نتائج و سفارشات اور استدلال و استناد کی ذمہ داری مقالہ نگار پر ہو گی۔ ادارہ کامقالہ نگاروں کی آراءسے متفق ہونا ضروری نہیں۔

ہ. مقالہ جات کی ضخامت پندرہ سے بیس صفحات تک ہونی چاہیے ۔اردو وانگریزی تمام مقالہ جات کو MS Word میں کمپوز کیا جائے۔(ان پیج یا کسی دوسرے فارمیٹ میں مقالہ قابل قبول نہیں ہو گی۔)

و. مقالہ جات صرف دو زبانوں اردو اور انگریزی میں شایع کیے جائیں گے۔ ہر مقالہ کا انگریزی زبان میں ۱۵۰ سے ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل ملخص(Abstract) شامل کرنا لازم ہوگا۔

ز. علمیات میں کسی مقالہ کی اشاعت کے لیے ادارہ کی طرف سے نامزد کردہ ماہرین کی تائید ضروری ہے۔

ح. علمیات میں اشاعت کے لیے جملہ نگارشات کی ترسیل/ادارتی خط وکتابت درج ذیل ای میل پتہ پر کی جائے:
epistemology.journal@gmail.com

مدیر

مدیر : انوار حسین
نائب مدیرہ : ڈاکٹر مسفرہ محفوظ
معاون مدیرہ : سعدیہ جاوید (اردو سیکشن)

مجلس ادارت

بین الاقوامی

ڈاکٹر اسرار احمد خان : سلطان محمد فاتح یونیورسٹی، استنبول، ترکی۔
ڈاکٹر سیدمحمد یونس گیلانی : انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، ملائیشیا۔
ڈاکٹر مصدق مجید خان : یونیورسٹی آف ملائیشیا، ملائیشیا۔
ڈاکٹر زبیر ظفر : علی گڑھ یونیورسٹی، انڈیا۔
ڈاکٹر اسماعیل ابراہیم : یونیورسٹی آف ساؤتھ افریقہ، ساؤتھ افریقہ۔
ڈاکٹر سراجو محمد سکوٹو : سکوٹو سٹیٹ یونیورسٹی، نائجیریا۔
ڈاکٹر شیہو عبدالرحمان اباکی: عثمانیو ڈانفوڈیو یونیورسٹی، سکوٹو، نائیجریا۔
ڈاکٹر عبداللہ آدم سلیمان: ناصروا سٹیٹ یونیورسٹی، نائیجریا۔

قومی

ڈاکٹر جمیلہ شوکت : ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔
ڈاکٹر ارشد منیر لغاری : ادارہ علومِ اسلامیہ،یونیورسٹی آف گجرات، گجرات۔
ڈاکٹر احسان الرحمن غوری: ادارۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔
ڈاکٹر حافظ محمد سجاد : فیکلٹی علومِ اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔
ڈاکٹر شازیہ رمضان : شعبہ علومِ اسلامیہ، ایگریکلچر یونیورسٹی، فیصل آباد۔

ڈاکٹر فاروق حیدر : شعبۂ علومِ اسلامیہ وعربی، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔
ڈاکٹر جنید اکبر : یونیورسٹی آف ہری پور،ہزارہ۔
ڈاکٹر محمد علی ندیم : گورنمنٹ کالج (بوائز)، گلبرگ،لاہور۔
ڈاکٹر محمد حمود لکھوی : گورنمنٹ کالج ، اوکاڑہ۔
ڈاکٹر جنید شریف : گورنمنٹ کالج سول لائن، لاہور۔

مجلس مشاورت

ڈاکٹریاسر عرفات : گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔
ڈاکٹر شمس العارفین : یونیورسٹی آف لاہور،لاہور کیمپس، لاہور۔
ڈاکٹر بشیر احمد رند : یونیورسٹی آف سندھ، جامشورو۔
ڈاکٹر سمیع اللہ فراز : شعبۂ مساجد، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور۔
ڈاکٹر اصغر علی خان : میر پور یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی، آزاد جموں کشمیر۔
ڈاکٹر طاہرہ عبدالقدوس: لاہورکالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔
ڈاکٹر سیدہ سعدیہ : گورنمنٹ کالج فار وویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ۔
بشیر احمد درس : بانی ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی، کراچی۔
محمد سہیل : سنٹر فار ساؤتھ ایشین سٹڈیز، جامعہ پنجاب،لاہور۔
جعفر ریاض کٹاریہ : سنٹر فار ساؤتھ ایشین سٹڈیز، جامعہ پنجاب،لاہور۔

تعارف شرکاء

ڈاکٹر فاروق حیدر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور۔

حافظ خالد محمود

پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔

ڈاکٹر عثمان احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔

حافظہ صبیحہ منیر

لیکچرر علومِ اسلامیہ، کنکورڈیا کالج، گرلز کیمپس، جوہر ٹاؤن، لاہور۔

عظیم سرور

سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔

****

فہرستِ مقالات

اداریہ مدیر viii

اردو مقالات

1- **علم اسباب نزول- تجزیاتی مطالعہ**
ڈاکٹر فاوق حیدر
01
3- **فقہ حنفی کی اُمہات الکتب کا تعارف – تحقیقی مطالعہ**
حافظ خالد محمود
28
4- **حضرت یوسف ؑ بحیثیت داعی الی اللہ(سورہ یوسف کامطالعہ)**
ڈاکٹر عثمان احمد
54
4- **نجاشی: شخصیت و کردار اور دفاعِ اسلام میں خدمات – تحقیقی مطالعہ**
حافظہ صبیحہ منیر/عظیم سرور 74

****

اداریہ

اسلام کایہ دعویٰ کہ وہ پوری نسل انسانی کا دین ہے اس لیے ہر عہد ، ہر خطے اور ہر نسل کے لیے قابل ِ عمل ہے تو اس دعوے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام ہر ہر انسان کےنفسی جذبات اور حیوانی خواہشات کے عین مطابق ہے اور ان کو پورا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکالتا۔ اسی طرح اس کا مفہوم یہ بھی نہیں کہ وحی دشمن تمدن اور خدا بیزار ثقافت نے انسانی تعیشات کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے شریعت اس کا متبادل دیتی ہے ۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اصول شریعت میں ایک ابدی عالمگیریت اور قوانین ِ شریعت میں وسعت پائی جاتی ہے کہ جو نیا مسئلہ بھی پیش آئے اس کے بارے میں قرآن و سنت کی نصوص میں حکم موجود ہے ۔ حکم کسی پیش آمدہ مسئلے میں جواز کا بھی ہو سکتا اور ممانعت کا بھی ۔ معاصر مسلم اہلِ علم میں سے ایک طبقے نے اسلام کے قابل ِ عمل ہونے کا مطلب یہ سمجھا کہ جو بھی نئی چیز پیش آئے گی شریعت اس کو حلال قرار دے گی تو قابلِ عمل مانی جائے گی ورنہ ناقابل ِ عمل ۔یا شریعت غیر مسلموں کی ثقافتی و تمدنی یلغار سے جنم لینے نئی نئی پر تعیش اشیا جو حرام چیزوں سے تیار کی گئی ہو ں کا ایک "اسلامی متبادل " دیتا ہے ۔ جدید ریاستی نظام کے نظام قانون میں حلال و حرام کی اصطلاح غیر متعلق ہے۔ وہاں قانونی (Legal) اور غیر قانونی (Illegal) یا آئینی اور غیر آئینی کی اصطلاح ہی قابل قبول ہے۔ ہم آئندہ سطور میں جدید مذہبی طبقے کی توجہ کے لیے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہیں گے تاکہ جدید عہد میں اجتہاد کے نام پر " سر تسلیم خم " کا رویہ اپنا ئے رکھنے کی بجائے از سر ِ نو غور کریں ۔

۱۔ تحلیل و تحریم اللہ کا حق ہے۔حلال و حرام کا فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔انسانی عقل وحی کی محتاج ہے کہ وہ کسی فعل کی حلت وحرمت جان سکے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ۔(یونس:۵۹)

وَلَاتَقُولُوالِمَاتَصِفُ أَلْسِنَتُ كُمُ الْكَذِبَ هَذَاحَلَالٌ وَهَذَاحَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ۔ (النحل۔۱۱۶)

۲۔ حرام کی مضرت روحانی ہے ۔حرام میں دنیاوی فائدہ ممکن ہے لیکن اس کی روحانی مضرت کے باعث اس سے روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح حرام سے دنیاوی نقصان اور ضرر بھی لاحق ہوسکتا لیکن وہ دنیاوی مضرت اس کی حرمت کی علت نہیں ہوتی بلکہ اس کی روحانی مضرت ہی اس کی اصل ہوتی ہے۔ خنزیر کی حرمت کے اسباب

روحانی ہیں جو قطعاً جاننا ممکن نہیں لیکن یہ کہنا کہ یہ اس لیے حرام ہے کہ اس سے فلاں فلاں بیماری ہو جاتی تو جو مسلمان صرف حلال کھاتے وہ کیوں بیماریوں کا شکار ہو جاتے ۔ حلال کھانے سے کیوں بیماری ہو جاتی ؟ شراب اور جوئے کے بارے قرآن نے کہا:

يَسْأَلُونَ كَعَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِ مَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَا فِعُلِ لنَّاسِوَإِثْمُ هُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِ مَا۔ (البقرۃ ۔۲۱۹)

مال یتیم کو ظلماًکھانے کے بارے میں کہا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًاإِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا۔ (النساء۔۱۰)

۳۔ حلال ، حرام کا متبادل نہیں: حلال اور حرام ایک دوسرے کی نقیض اصطلاحات ہیں۔حلال ، حرام کا متبادل نہیں ہوتا بلکہ زائل کرنے والا اور اس کا خاتمہ کرنے والا ہوتا ہے۔ قرآن نے کہا : جَاءَالْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔(الاسراء۔۸۱)

متبادل کے لفظ کے بنیادی مفہوم درج ذیل امور شامل ہیں۔

۱۔ متبادل کے عمل میں دونوں فریق برابر قدر(same value) کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک کی عدم موجودگی میں دوسرا وہی فائدہ دیتا ہے جو اول نے دینا تھا۔

۲۔متبادل کی ضرورت اس وقت پیش آتی جب ایک چیز کسی وجہ سے زائل یا ختم ہو جائے یا نقص کے باعث قابل استفادہ نہ رہے ۔مثلا سود کے متبادل کی ضرورت تب پیش آئے گی جب سود ی کاروبار کسی وجہ سے ختم ہو جائیں یا سودی نظام چلنے میں ناکام ہو جائے۔ اگر وہ بخوبی موجود ہو اور چل رہا ہو تو متبادل کی ضرورت نہیں ہوگی۔نیز بیع سود کا متبادل نہیں بلکہ سود کا متضاد و مخالف عمل ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صفائی کوڑا کرکٹ کا متبادل ہوتی ۔ یا خبیث ، طیب کا بدل ہو تا۔وَلَاتَتَبَدَّلُواالْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ(النساء :۲)

قرآن نے جہاں متبادل کی بات کی وہاں فرمایا:وَإِذَابَدَّلْنَاآيَةًمَكَانَ آيَةٍ۔(النحل ۔۱۰۱)

۱۔ ہم جنس ہونا ضروری ہے۔ ۲۔ ہم قدر ہونا ضروری ہے۔

۳۔ تبادلہ کے باعث کوئی خارجی وصف و امر ہے۔

۳۔ کسی چیز کا خاتمہ کرنے یا زائل کرنے کو متبادل دینا نہیں کہتے ۔شریعت ہر حرام کے مقابل حلال دینے کی پابند نہیں اور نہ ہی یہ کوئی لازمی امر ہے۔

۴. حلال وحرام کا مجموعہ بھی حرام ہوتا ہے۔حرام اور حلال اگر کسی چیز میں جمع ہوں تو ان کا مجموعہ حرام کہلائے گا۔قُلْ لَايَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ (المائدہ:۱۰۰)فرمایا: لِيَمَيِّزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ (الانفال۔۳۷)

۴. حرام کے لیے حیلے کرنا بھی حرام ہے:اسلام نے حرام کے لیے حیلے کرنے کو بھی حرام کیا ہے۔ یہودیوں نے اللہ کی حرام کردی چیزوں کا حلال کرنے کے لیے جو حیلہ بازیاں کیں اللہ نے ان پر یہود کو مردود قرار دیا۔

۵. نیک نیتی سے حرام حلال نہیں ہوتا:کسی حرام کو نیک نیتی اور خلوص سے کرنا اس کو حلا ل نہیں کرتا بلکہ وہ حرام ہی رہتا ہے۔

۶۔حرام سے دور رہنے کے لیے مشتبہات سے بچنا لازم ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے عالمگیر و وبدی دین ہونے کے مفہوم کی صحیح تفہیم نصیب کریں۔آمین

ڈاکٹر عثمان احمد
مدیر